# شاہین اقبال

ابھی صدی کا یہ شبہہ تھا تو خطیبِ بے قتال ۔ پل بھر میں پھر پا گئے ملوں حاصل تجھ تھا کمال
یاد سے تیری کھلتے ہیں تیرے در دل تھا غم ۔ آئے ہیں لب پہ تیرا نام سوچا زندگی بحال
تھا سیف اللہ تیرا اکھڑ اور تھی دنیا بھی قوم کی ۔ جاں قوم تجھ آب حلقہ ہے بے مجال
اُٹھو سے خواب میں کہیں حق کے حقیقت یہ باقی ہے یہ بہادر یار جیلا ساحر احیہ جو شخص مال
وہ دغا نہ ہو جو تیرا دعوے اقتدار ہو ۔ تو ہی اکیلا تھا مگر مدتوں رہ ذو الجلال
شعلہ تھا تیرا اذاں یوں تو بہت تھے مگر ۔ جادو بیان تو ہی تھا جس کی نہ ہوئی کوئی مثال
شاہین تھا تو اک ہی اعتبار دلگدار کا ۔ تیر داں نگار لوگوں اور ہو سلا کسی بھی مجال
اُٹھا جلوت سے ملک جھکا اللہ تیرے دو پیر ۔ ناداں نہ سمجھا یا ایو بجھ یہ خط شمال
اسلام ہی بلند ہو یہی تجھ کو فکر لیں رہی ۔ ذات نبی کا شیفتہ تھا مثل حضرتِ بلال
عامل ہو کے جو راہ میں اعزاز و منصب نہیں ۔ ٹھکرا دیا جو تجھ کو کہیں جھکی سوا نہ تجھ کو ملال
تیری ادا دلبری تھی اک تماکی رہبری ۔ زہر کا گھونٹ پی کے جام ہم کو پلا دیا زلال
ورکت جا کہ جو بھی تھا تو اور دکن کا آفتاب ۔ ارضِ دکن پہ چھا گیا ہے تیرے لب زوال

گن گن کے تیری خوبیاں لوح ملانا ہے فضول ۔ جب تک عمل کریں نہ ہم حاصل نہ ہوگا کچھ مآل

منت سے مجھکو عشق رہا جس سے تھا یہ انکار

منصور کی نظر سے مجھ کو دیکھا نہ سمجھا تیرا جمال

—— ۵ ——

مکرمی بھائی محمد نذیر الدین احمد صاحب

سابق رکن بلدیہ حیدرآباد کی

خدمت میں

غلام محبوب علی منصور کا نذرانہ محبت

غلام محبوب علی منصور